وبائی امراض اور نبوی ﷺ تعلیمات، ایک تحقیقی مطالعہ

Epidemic Diseases and Prophet's (PBUH) Teachings, An Exploratory Study

Noorjahan begum
Assistant Professor, Department of Islamic Learning, Jinnah University for Women Karachi:
nooramir14@gmail.com

Dr. Khalil Ur Rehman
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Balochistan:
khalilurrehman@uoli.edu.pk

Syed Hayatullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Balochistan:
syed.hayatullah@uoli.edu.pk

Abstract:
Islam provides guidance for all aspects of life. Men faced lots of persecution in every era, due to their protection Allah sent down his Messengers for guidance. In the current pandemic situation infectious diseases facing humanity, regarding this appearance of great tribulations is near the big sign of hereafter, because these signs of hereafter coming with continuously happened. This time we want to bring alive the Prophetic teaching to save humanity from different kinds of infectious diseases. Islam provides practical detail for health and prosperous life. Muhammadﷺgave the message of Halal and pure diet plan 1400 years ago for Humanity, in the current Pandemic scenario medical experts proposing to adopt the prescribed principles of Islam for the protection of health issues by adopting the prescribed method of bath and ablution for Muslims will be a milestone toward the reality that Islam is the religion of nature.

Keywords: *Guidance, Messengers, Infectious Diseases, Religion, Nature.*

اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق رہنمائی موجود ہے، دنیا میں بھیجے جانے کے بعد انسانی احتیاجات کو پورا کرنے کے لئے بنی آدم سرگرداں و کوشاں رہا ہے، اس سعی و جدوجہد میں انسانیت کو ہر دور میں حوادثِ زمانہ کا سامنا رہا ہے۔ لہٰذا باری تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی و حفاظت کے لئے انبیاءؑ کو مبعوث فرمایا آج دنیا کو جتنے مصائب و مشکلات کا سامنا ہے، ان میں وبائی و متعدی امراض سرِ فہرست ہیں۔ اس ضمن میں فتنوں کا ظہور علامات قیامت کی نشانیاں ہیں۔ دورِ حاضر میں دنیا کو جن وبائی امراض نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، جو آج صحتِ انسانی کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ مسلم ممالک کو بالخصوص اس وبا نے بہت کم نقصان پہنچایا ہے، اسکی وجہ اسلامی احکامات کی پابندی مثلاً وضو، غسل، طہارت و نظافت اور دیگر کھانے پینے میں حلال و طیب غذا کا مناسب استعمال ہے، یہ تمام احکامات محسنِ انسانیت آج سے چودہ سو سال پہلے امت کو تعلیم فرمائے۔ دورِ جدید میں میڈیکل سائنس نے بھی ان اصول و قوانیں پر عمل کرنے کی تجویز پیش کی ہے، جو وبائی امراض سے محفوظ رہنے میں معاون و مددگار ہے، آیئے خالقِ کائنات کی پیدا کردہ ان قدرتی اجناس کو جس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے، استعمال میں لانے کا شعور بیدار کریں اور صحت و شفاء کے حصول کو ممکن بنائیں، کیونکہ یہی راستہ دینِ فطرت کا ترجمان اور حقیقی صحت و فلاح کی راہ پر چلنے میں معاون و مددگار ہے۔

وبائی امراض اور نبوی ﷺ تعلیمات

اسلام دین فطرت ہے اسی لئے اسلام طبیعت ونفسیات انسانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بعض امراض و معاملات میں احتیاط برتنے کا حکم دیا ہے۔ یہ دنیا

جہاں آزمائش ہے جس میں میں ہر شے کو مجموعہ اضداد کے ساتھ مزین فرمایا ہے بلندی آسمان ہے تو زمین کی پستی بھی رنگارنگ پھل و پھول ہیں تو خارزار بھی جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا ہے تو علم و دانش کی روشنی بھی ہے، مرض و بیماری ہے تو صحت و تندرستی بھی موجود ہے۔ انسان کو اس جہانِ رنگ و بو میں بھیج کر عالمِ اسباب کے تقاضوں سے آشنائی فرمائی گئی اور اسے یہ باور کرایا گیا کہ خواہ کتنا ہی علم و عقل میں ماہر اور صاحب ثروت کیوں نہ ہو وہ اللہ کی مرضی و منشا کے سامنے بے بس، مجبور و عاجز ہے کہ جب خالق کائنات چاہے اسے صحت مند و تندرست رکھے، کیونکہ ربِ

کائنات کی بے شمار پنہاں حکمتوں سے ایک حکمت ہے "قدر نعمت بعد از زوال کے تحت اپنی صحت سے محرومی میں اللہ کی الوہیت و حدانیت کی طرف رجوع کر کے ازالہ مرض کی دعا کرے۔ الغرض بیماری دراصل رجوع الی اللہ کا ذریعہ وسبب ہے اور اس کائنات کے ظاہری نظام اسباب سے مربوط ہے اسلئے ازالہ بیماری وتکلیف میں شریعت علاج ومعالجہ کی اجازت دیتی ہے۔ ارشاد رسول ﷺ ہے:

حديث جابر بن عبدالله رضى الله عنهما،قال سمعت النبىﷺ(ان كان فى شىء من ادويتكم اويكون فى شئ من ادويتكم،خير ففى شرطة محجم،او شربة عسل،او لذعة بنار توافق الداء وماا حب ان اكتوى)

ترجمہ: حدیث جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: اگر تمھاری دواوں اور علاج الامراض کی تدبیروں میں کسی دوا اور تدبیر میں بھلائی ہے تو وہ یہ ہیں، نشتر سے پچھنے لگوانا، شہد کا پینا، اور آگ سے داغ دینا، لیکن میں داغ کو پسند نہیں کرتا۔[1]

صحیح بخاری کی حدیث میں بیماریوں کے علاج شفا کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے:

"ماانزل الله داء الا انزل لهٗ شفاء"

ترجمہ ": اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اسکے لئے شفاء بھی اتاری ہے۔ "[2]

درج بالا حدیث میں شفاء طلب کرنے کے لئے اسباب تلاش کرنے کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ علاج معالجہ اسباب کے درجے میں ہیں اور اسباب اختیار کرنا انسان کی فطری ضرورت ہے اور یہ توکل کے منافی نہیں ہیں۔[3]

بیماریوں سے بچاؤ کا نبوی ﷺ نسخہ:

بخاری، صحیح البخاری، جلد دوم، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، حدیث نمبر 5683 [1]-

بخاری، صحیح البخاری جلد دوم، حدیث نمبر 847 [2]-

احمد بن محمود الدویب، ترجمہ و تالیف مفتی محمد عبد الغنی، مستند علاج نبوی، صفحہ نمبر: 8، درخواستی کتب خانہ، بنوری ٹاون، کراچی [3]-

مسلمانوں کو اسلامی کی طرزِ معاشرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے جو اصول وضوابط جاری کئے گئے ان میں سب سے پہلے طہارت ونظافت کی تاکید کی گئی جو صحت مند زندگی گزارے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ اس ضمن میں وضو کے نسخہ کی تعمیل کے ذریعے ایک مسلمان دن میں کم از کم پندرہ بار وضو کی صورت میں ہاتھ منہ اور پیروں کو دھوتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ متعدی بیماروں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ رفع حاجت کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا اسے کئی بیماریوں میں مبتلا ہونے سے بچاتا ہے کیونکہ بیشتر متعدی بیماریاں ہاتھوں میں چپکنے والے جراثیم کے ذریعے پھیلتی ہیں جنھیں علم طب کی اصطلاح میں کیریئر کہتے ہیں۔

اسلام نے صفائی وطہارت کا جو نسخہ عطا کیا ہے اسمیں استنجا کا طریقہ جو بائیں ہاتھ سے کی جاتی ہے اور کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا ناخن تراشنا اور پانی کے ذخیروں اور سایہ دار جگہوں پر رفع حاجت نہ کرنا صبح کا ناشتہ جلد اور رات کا کھانا ضرور اور جلدی کھانا، بسیار خوری سے اجتناب اور پھر چہل قدمی کی ہدایات تندرستی وبقائے صحت کے لئے اہم ہیں۔[4]

اسلام میں مریض کی عیادت کی تلقین کی گئی ہے۔ مریض کی عیادت کے وقت خوشگوار کلمات کی ادائیگی نیز اسے بیماری کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے تیار کرنا اور صحت کی جانب بڑھنے کی تلقین درحقیقت اس مریض کے اندر خوشگوار جذبات پیدا کرتے ہیں اس موقع پر عیادت کرنے والے اگر اس دُعا کو پڑھ لیں۔

الحمدالله الذی عافانی ابتلاک به وفضلنی علی کثیرممن خلق تفضیلا

ترجمہ: "شکر ہے اس اللہ کا کہ جس نے مجھ کو عافیت فرمائی اس تکلیف سے جس میں تجھے اللہ نے مبتلا کیا ہے اور مجھ کو اپنی بے شمار مخلوق پر جو اس نے پیدا کیا ہے، فضیلت دی ہے۔"[5]

---

[4] غزنوی، طبِ نبوی اور جدید سائنس، جلد اول، صفحہ نمبر: 21، الفیصل ناشرانِ کتب، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ت۔ ن –

[5] ترمذی، جامع الترمذی، حدیث نمبر: 3432 –

ان الفاظ کی ادائیگی سے انسان کے اندر قوت ارادی مضبوط ہو جاتی ہے اور اس بہترین تدبیر کے زریعے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بیماریا مرض بذات خود کسی پر حملہ آور نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ اس میں مشیت ایزدی شامل نہ ہو کیونکہ جب اللہ کی مرضی ہوگی تو وہ بیماری اسباب کے ذریعے بھی اور بغیر کسی سبب کے بھی لگ سکتی ہے۔ نبوی تعلیمات کے مطابق انسان کو اللہ سے خیر وعافیت کا طالب رہنا چاہیئے اور اسی پر توکل و بھروسہ کرنا چاہئے۔

مختلف متعدی امراض میں تدابیر اختیار کرنا سنت سے ثابت ہے۔ اسلئے ایسا عقیدہ رکھنا درست نہیں کہ مرض متعدی ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کو لگ جائے بلکہ ایمان ویقین اس بنیاد پر استوار رکھنا چاہئے کہ کوئی بھی بیماری بغیر اذنِ الٰہی کے نہیں لگ سکتی اس میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احتیاط کے بعد معاملہ اور انجام کار اللہ کے سپرد کردینا چاہیئے۔

اس ضمن میں صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ سیدنا عمرو بن شریدؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ،بنو ثقیف کا وفد جب آپ ﷺ کی بیعت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک شخص کوڑھ کا مریض تھا تو آپ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ:

"انا قد با یعنا ک فارجع"

ترجمہ: ہم نے آپ کی بیعت کرلی آپ واپس چلے جائیں۔[6]

مذکورہ حدیث میں اس احتیاطی تدبیر کو اختیار کیا گیا کہ اس شخص کے عام لوگوں کے ساتھ اختلاط کو روک دیا گیا کہ کہیں لوگ اسکو حقارت سے نہ دیکھیں اور مریض کو احساس کمتری محسوس نہ ہو اس ضمن میں لواحقین اور مریض کو

[6] مسلم، صحیح المسلم، حدیث نمبر:2220 -

بھی بذات خود لوگوں سے مل جول سے اجتناب برتنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس طرزِ عمل سے نہ صرف مریض کا فائدہ ہے بلکہ دیگر لوگوں کا بھی۔[7]

قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ونزلنا علیک الکتاب تبیا نا لکل شیی

ترجمہ:اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے۔[8]

قرآن حکیم میں ہر علم وفن کے متعلق اشارے موجود ہیں۔جو دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والوں کو تحقیق کی دعوت دیتی ہیں۔یہ احکامات آج سے چودہ سو سال پہلے نبی آخر الزماں ﷺ پر بذریعہ وحی بھیجے گئے۔دور جدید میں قرآن کے ان زریں اصولوں سے سائنس کی واقفیت و آگاہی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جو خالق کائنات ہے اس نے اہل علم وعقل لوگوں کو تحقیق کی طرف متوجہ کیاہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سنریھم ایتنا فی الا فاق وفی انفسھم حتیٰیتبین لھم انه الحق

ترجمہ:ہم انھیں (اپنے قدرت وجود کی) نشانیاں دکھلائیں گے۔آفاق عالم میں اور خود اُن کی ذات میں یہاں تک کہ یہ بات ان پر بالکل واضح ہو جائے کہ وہ (ذات باری تعالیٰ) حق ہے۔[9]

قرآن مجید میں فطرت انسانی کے مطابق رشد وہدایت موجود ہے جو انسان کی فکری صلاحیتوں کو جلا بخشتا ہے۔طبی نکتہ نگاہ سے مسلسل تحقیق وجستجو کا جاری رکھنا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج دریافت کر لینا اور اس ضمن میں تحقیقی سر گرمیاں جاری رکھنا اس تصور کی بیخ کنی کرتی ہیں کہ بہت سی بیماریاں لاعلاج ہوتی ہیں۔

---

[7]- شوکت شوکانی، اسلام اور جدید میڈیکل سائنس، صفحہ نمبر:132، مکتبہ دانیال

[8]- القرآن، سورہ النحل، 16:16

[9]- القرآن، حم سجدہ، 41:53

قرآنی آیات تحقیق و جستجو کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ علاج موجود ہے لیکن مسلسل ریسرچ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اپنی تحقیق سے کسی مرض کا علاج دریافت نہ کر سکنا اور پھر مرض کو نا قابل علاج قرار دے دینا انتہائی نامناسب اور جاہلانہ طرز عمل ہے۔

اسلامی تعلیمات اور وبائی امراض

اسلام علاج کے ساتھ ساتھ کسی بھی مرض کے سدِباب کے لیئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا بھی درس دیتا ہے۔ اسلامی ارکان کی ادائیگی میں طہارت و نظافت کا بڑا عمل دخل ہے اس ضمن میں علاج کے علاوہ احتیاطی تدابیر و حفظان صحت کے اصول و قوانین کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ ﷺ کا راشاد گرامی ہے:

الطہور الشطرالایمان

ترجمہ: صفائی ایمان کا جزو اول ہے۔[10]

صفائی وطہارت حفظان صحت کا پہلا اصول ہے جسکے ذریعے بہت سی متعدی بیماریوں سے حفاظت اور صحت و تندرستی برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

دنیا کے ماہرین طب وسائنسدانوں کا مختلف تحقیقات وشواہد کی روشنی میں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ بعض امراض متعدی ہوتے ہیں، یعنی مرض ایک انسان سے دوسرے انسان، انسان سے جانور، جانور سے انسان اور ہوا میں پھیلے ہوئے بیماری کے وائرس سے براہِ راست یا پھر بالواسطہ منتقل ہو سکتے ہیں۔

شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں مختلف علمائے کرام ومفتیانِ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں تمام امور حکمِ ایزدی کے محتاج ہیں، نیز اللہ کی مشیت اور تقدیر کے بغیر نہ تو کوئی شخص بیمار ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی مرض منشائے

[10] مسلم، صحیح مسلم، جلد اول، حدیث نمبر:118

الٰہی کے برعکس کسی دوسرے میں منتقل ہوسکتا ہے۔بیشتر متعدی امراض جیسے طاعون،ہیضہ،تپِ دق ،نمونیا،جزام، خسرہ،ڈینگی اور کرونا جنہیں متعدی قرار دیا جاچکا ہے،بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ کوئی بھی مرض فی نفسہ متعدی نہیں ہوتا،بلکہ مرض می متعدی ہونے کی خصوصیت بھی اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے،علاج کے لئے دوا کا استعمال اسکی شفائی تاثیر کے لئے بھی حکمِ الٰہی کی محتاج ہے،اکثر و بیشتر معالجینِ وماہرینِ صحت ادویات کا نسخہ تجویز کرتے ہوئے اس جملے سے ابتدا کرتے ہیں "ھوالشافی" وہی (اللہ) شفا دینے والا ہے۔اس ضمن میں یہ مشاہدہ بھی قابلِ زکر ہے کہ بعض اوقات ایک ہی دوا ایک مریض کے لئے شفا اور دوسرے اسی بیماری میں مبتلا شخص کے لئے مرض میں اضافے کا باعث بن جاتی ہے جسطرح دوا کی تاثیر ذاتی نہیں ہوتی بالکل اس طرح کسی بھی مرض کا متعدی ہونا ذاتی نہیں ہوتا،حصولِ صحت کے لئے علاج معالجہ رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

طاعون ایک عدوی مرض ہے جو ایک امعائیہ جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔یہ وہ بیماری ہے جسکے انسانوں میں نمودار ہونے کے واقعات بہ نسبت دیگر متعدی بیماریوں کے کم ہوتے ہیں،اور اسکا علاج بھی ممکن ہے، لیکن علاج میں غفلت کے باعث اسکی شرحِ اموات 50 سے 90 فیصد تک ہوسکتی ہے۔[11]

طاعون دراصل ایک قسم کے گرام منفی عصیہ جراثیم ہوتا ہے خوردبینی مشاہدے سے اسکی ساخت سلاخ نما یا عصا نما نظر آتی ہے

یہ جرثومہ درحقیقت خون نوشطفیلیات کے ذریعے انسان میں داخل ہو جاتا ہے۔یہ ایک قسم کا پسو ہوتا ہے جبیہ اپنی غذا کے لئے کسی ایسے چوہے کا خون چوستا ہے، جسمیں پہلے سے یرسنیہ طاعونی جرثومہ کی موجودگیکی وجہ سے وہ اس مرض میں مبتلا ہو تو پسو میں متاثرہ خون چوسنے سے یہ جراثیم منتقل ہو جاتے ہیں اور جب یہ پسو یا پھر طاعون سے متاثرہ

[11] -ur-wikipedia.org/wiki/plaque

چوہا کسی انسان کو کاٹتا ہے تو یہ طاعون کے جراثیم انسان میں منتقل کر دیتا ہے۔ طاعون کی وبا سے 1345 میں ہلاکتوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے اس واقعے کو بلیک ڈیتھ کا نام دیا گیا ہے۔[12]

علامات و کیفیات

مرض طاعون میں اچانک سردی سے بخار ہوتا ہے جس سے مریض میں سر اور جسم میں درد کے ساتھ جسم کے مختلف مقامات مثلاً بغل، گردن، ران اور پیٹ کے جوڑ پر سوجن اور گلٹیاں نمودار ہو جاتی ہیں، جسے انتانی طاعون کہتے ہیں، اس مرض کی علامات بھی دیگر امراض کی طرح طبی تحقیق کے ذریعے جانچی جاتی ہیں۔

پھیپھڑی طاعون(Pulmonary Plaque)

اس مرحلے میں طاعون خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اس کیفیت میں پھیپھڑوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جسے نمونیا کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں نمونیا براہِ راست پھیپھڑوں میں نہیں ہوتا بلکہ طاعون کے نتیجے میں مرض کے پھیپھڑوں تک پھیل جانے کو کہتے ہیں، اس مرض میں بلغم کے ساتھ خون کا اخراج ہوتا ہے اسے نفث الدم کہا جاتا ہے۔[13]

قوتِ مدافعت اور متعدی امراض

قوت مدافعت قدرت کا وہ انمول عطیہ ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے ہم دن بھر میں لاتعداد بیماریاں پھیلانے والے جراثیموں سے نبرد آزما ہوتے ہیں اور یہی ہمارے جسم کو ان بیماریوں کے خطرات کی زد سے محفوظ رکھتی ہے۔

انسانی مدافعتی نظام دو طرح کا ہوتا ہے جسمیں ایک فطری اور دوسرا غیر فطری مدافعتی نظام کہلاتا ہے۔ انسانی جسم ان خارجی عوامل سے خود کو محفوظ کرنے میں سرگرم رہ کر مختلف بیماریوں سے بچاتا ہے ان عوامل کو پیتھوجین کہا جاتا

---

[12]-plaque is the united states"Blackdeath is still alive annals of emergency medicine
[13]-modernindia by williameleroycurtis

ہے۔خالقِ کائنات نے فطری قوتِ مدافعت کے نظام میں جلد میں بلغم کی جھلی جیسی رکاوٹ پیدا فرمائی ہے جب پیتھوجین اس قدرتی رکاوٹ کو عبور کرکے جلد کی خراش یا پھر سانس کے ذریعے پھیپھڑوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اس مرحلے پر جسم کے مدافعتی نظام میں موجود فیگوسائیٹس ان کا مقابلہ کرتے ہیں جو خارجی مدافعتی نظام سے بچ کر نکل جاتے ہیں فیگو سائیٹس ایک پیتھوجین کو گھیر لیتا ہے اور اسکو اپنے اندر کھینچ کر اسکے اثر کو زائل کردیتا ہے، لیکن چند مخصوص خطرات کا یہ فیگوسائیٹس بھی مقابلہ نہیں کرسکتے اسکے برعکس غیر فطری قوتِ مدافعت میں فیگوسائیٹس کے عمل کا اور فطری مدافعتی نظام کے دیگر عناصر کا ایک اہم اور ضروری اضافہ ہے ریڑھ کی ہڈی والے اجسام میں یہ مخصوص ردِ عمل خون میں موجود دو قسم کے خلیات (لمفوسائیٹس) جو بون میرو میں موجود ہوتے ہیں اس ضمن میں قوتِ مدافعت درحقیقت بیماریوں کے حملے کو روکنے میں معاون و مددگار ہوتی ہے ٹیکہ کاری وہ عمل ہوتا ہے جس کے ذریعے جسم میں بی اور ٹی سیلز پیدا ہوتے ہیں یہ خلیات جسم میں جمے رہتے ہیں تاکہ اگر جسم کو دوبارہ اس مرض کا سامنا ہو تو یہ فوری اور موئثر ردِ عمل کرسکیں۔[14]

اسلامی تعلیمات

اسلامی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں کی رہنمائی کرتی ہیں ان میں متعدی امراض بھی شامل ہیں، ایک مسلمان کا پختہ عقیدہ اسے بہت سے امراض سے محفوظ رہنے میں مدد دیتا ہے کہ

جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے۔[15]

اکثر بیماریاں خوف و دہشت کو جنم دیتی ہیں اور یہی ڈر اسکے عقیدے کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ خوف و دہشت ایک مہلک نفسیاتی بیماری ہے لہٰذا اس ضمن میں شریعت اسلامیہ نے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے مسلمان اپنے عقیدے کی طاقت کے ذریعے اس مرض کے خوف سے خود کو محفوظ کرلیتا ہے کہ موت کا

---

[14]-http://wwwhistory of vaccines.org/multilanguage/urdu/mode/670-

[15] القرآن، سورہ شعراء، 80:26

وقت معین ہے اس سے پہلے نہ کوئی اسکی جان لے سکتا ہے اور اگر وقت آگیا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

بے شک ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔[16]

قرآنی آیات میں عقیدۂ توحید پر سختی سے جمے رہنے کی تاکید کی گئی ہے کہ مومن ایمانِ کامل کے ذریعے اپنی روحانی استعداد میں اضافہ کرکے انجام کار کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"ما اصاب من مصیبة الاباذن الله ومن یومن بالله یهد قلبه والله بکل شیئ عظیم"

ترجمہ: کوئی مصیبت اللہ کے (اذن) کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔[17]

ایک مومن ایمانِ کی پختگی کے سبب مصیبت و آلام میں صبر وبرداشت کا عملی مظاہرہ کرکے اخروی اجر سے مالامال ہو جاتا ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر 155 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور ہم دشمن کے خوف، بھوک، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے، جنھیں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہ دیتے ہیں ہم خود اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر انکے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمتیں ہیں، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا بلکہ وہی تو ہے جو رگِ جاں سے قریب ہے اور اسکی پکار کو سنتا ہے قرآن میں دعا کے ان کلمات کو مومن کے کرب و اضمحلال پر مرہمِ شافی قرار دیا ہے۔

---

[16] القرآن، سورۂ العنکبوت، 29: 57

[17] القرآن، سورۂ التغابن، 64:11:

ترجمہ: لاچار و بے کس کی فریاد کون سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور کون اسکی سختی کو دور کرتا ہے۔[18]

رسول اکرم ﷺ کی تعلیم کردہ یہ دعا ہمارے ایمان و یقین کو مستحکم کرتی ہے کہ بیماری دراصل وہ آزمائش ہے جس میں بے سکن جسم و بے قرار دل اس احساس سے تقویت پاتا ہے کہ یہ تکلیف عارضی ہے اور بلا آخر شفاء اسی کی ذات عطیہ ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

"اے اللہ جسے آپ ﷺ نعمت دینا چاہیں اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور جسے آپ روک دیں اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور مال والوں کو انکے مال نفع نہیں پہنچا سکتے۔"[19]

متعدی بیماریوں میں طاعون کے متعلق آپ ﷺ کا حکم ہے:

ترجمہ: جس علاقے میں طاعون پھیلا ہو تو لوگ وہاں نہ جائیں، اور نہ ہی وہاں کے لوگ باہر جائیں بلکہ صبر کر کے ان ہی علاقوں میں رہیں، اگر موت واقع ہوئی تو شہادت کی موت ہو گی، وہاں سے نکلنا موت سے فرار ہونے کے مترادف ہے، جبکہ اگر کسی کی موت کا وقت آ گیا ہے تو وہ موت سے نہیں بھاگ سکتا۔[20]

احتیاطی تدبیر کے طور پر وہاں جانے سے روکنے کی یہ توجیح ہے کہ وبائی علاقے میں جانا گویا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ آج کل دنیا کے وبا سے متاثرہ علاقوں میں لاک ڈاون کا طرزِ عمل آپ ﷺ کی وہ تعلیمات ہیں جسے آج کی مہذب دنیا میں حکمتِ عملی کے طور پر اپنایا جا رہا ہے، اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلامی تعلیمات فطرت سے ہم آہنگ ہیں اور فطرت کے راستے کو اختیار کرنے میں ہی اسکی بقاء ہے۔

---

[18] القرآن، سورہ النمل، 62:27

[19] بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 844

[20] احمد بن حنبل، مسندِ احمد، حدیث نمبر: 1491

وبائی امراض کے متعلق نبوی ﷺ تعلیمات

قرآن اہلِ ایمان کے لئے نجات و شفاء کا مظہر ہے تلاوتِ قرآن کے ذریعے روحانی و جسمانی عارضوں سے نجات کے لئے قرآن تھراپی کے ذریعے امراض کا علاج کیا جارہا ہے، جو کینسر کے مریضوں میں کیمیو تھراپی سے پیدا ہونے والے نقصان کو کم کرنے میں موثر ثابت ہوا ہے۔[21]

قرآن کے شافی اثرات کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے:

ترجمہ: یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں۔ اہلِ ایمان کے لئے سراسر باعثِ شفاء اور رحمت ہے۔[22]

سورہ فاتحہ اور معوذات پڑھ کر مریض پر دم کرنے کی احادیث میں اسطرح فضیلت وارد ہوئی ہے:

سورہ فاتحہ مریض کے لئے جسمانی وروحانی (علاج کے لئے) اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔[23]

احادیث میں معوذات کی جسمانی وروحانی برکات کا اسطرح ذکر فرمایا گیا ہے:

سورہ اخلاص، سورہ فلق و سورہ الناس پڑھ کر مریض پر دم کرنا باعثِ شفاء ہے۔[24]

بیماریوں سے بچاو کے لئے آپ ﷺ نے یوں دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے:

"الهم انی اعوذ بک من الجهد ابلاء،و درک اشقاء و سوءالقضاء، و شماتة الاعداء"

---

[21] - https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC8186722

[22] القرآن، سورہ الاسراء،17: 82

[23] بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 2276

[24] ابو داود، سنن ابو داود، حدیث نمبر:1463

ترجمہ: اے اللہ میں مصیبت کی سختی سے، تباہی تک پہنچ جانے سے، قضاء و قدر کی برائی سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔[25]

سانس کی بیماریوں کی وجوہات:

سانس کی بیماریوں میں سب سے اہم اور اولین، گندا ماحول ہوتا ہے، جسمیں گندی خوراک بھی شامل ہے نیز قالین و پردے جو جراثیم کی آماجگاہ بن جاتے ہیں، اسکے علاوہ زہر آلود سبزیاں، پھل اور بازار کے رنگ دار کیمیکل والے کھانوں سے بھی ناک کان و حلق کی بیماریوں میں اضافہ ہو رہاہے۔ وبائی امراض میں انفیکشن کا باعث ہے۔ اس وبا سے بچاو کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا بے حد ضروری ہے جس میں صحت بخش غذاوں، موسمی پھل و سبزیجات استعمال کرنا نیز تازہ اور صاف پانی کے استعمال کے ساتھ ساتھ سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق ہر ماہ دو یا تین روزے رکھنا مفید بتایا جاتا ہے، جس سے قوتِ مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے، اور سانس کی بیماریوں سے ابتداء ہی سے بچاو ممکن ہو جاتا ہے کیونکہ سانس کی بیماریوں کے جراثیم جسم کے ان تین اعضاء کو براہِ راست متاثر کرتے ہیں۔

سینہ ناک اور گلاENT

وضو کے ذریعے ناک، حلق اور آنکھوں کی تین مرتبہ کی دھلائی وصفائی کے بعد جسم میں جراثیم کے داخل ہونے کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں اور سانس کی متعدد بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے وبائی امراض میں زکام ایک ایسے وائرس کی وجہ سے پھیلتا ہے جو خصوصا ایسے مقاماتجہاں لوگوں کے اجتماعات ہوتے ہیں پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ وائرس ہوا، پانی اور ہاتھوں کے ذریعے ناک اور آنکھوں تک پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے زکام کا باعث بن جاتا ہے۔ اس ضمن میں احتیاطی تدابیر کے ذریعے اس بیماری سے بچاؤ کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

☆ہاتھوں کو صابن سے دھونے کے بعد کسی کپڑے یا ٹاول کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

---

[25]بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 2276

☆لوگوں کے اجتماعات کی جگہ پر بلاضرورت ہاتھوں کو کسی چیز سے نہ چھونے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

☆مسجدوں میں نماز کی جگہ پر اپنا جائے نماز یا رومال رکھنا چاہیے۔[26]

شہد کا استعمال بطور قدرتی دوا:

شہد قدرت خداوندی کا انمول تحفہ ہے۔ شہد میں حیرت انگیز طور پر غذائی اور طبی خصوصیات پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں شہد کی افادیت کی وجہ سے پوری سورت النحل شہد کی مکھی کے نام سے منسوب کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يخرج من بطونها شراب مختلفا الوا نه فيه شفاء للناس۔[27]

احادیث نبوی میں بھی شہد کے استعمال کو مفید قرار دیا گیا ہے اس ضمن میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ

عن عائشهؓقالت كان النبیﷺيحب الحلوا ء والعسل [28]

اطباء کے نزدیک شہد کا شمار دنیا کی قدیم ترین دوا اور غذا کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور یہ موجود سائنسی تحقیق کے مطابق اپنی طبی افادیت کے پیش نظر دوا و غذا کے طور پر بلا جھجک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ میں ہونے والی حالیہ تحقیق کے مطابق شہد بہترین دوا اور اینٹی بکٹیریل خصوصیات رکھتا ہے جسمیں موجود دیگر اجزاء انسانی مدافعتی نظام کو مضبوط کرتے ہیں۔ شہد اینٹی بکٹیریل اثرات کی وجہ سے سے اینٹی بائیوٹک کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔[29]

---

[26] سلطان بشیر محمود، اسلام کا ہمہ گیر نظامِ صحت اور فطری طریقہ علاج، صفحہ نمبر:266، مکتبہ دانیال، 2014

[27] القرآن سورہ النحل،:69:16

[28] بخاری، صحیح البخاری، جلد سوم، کتاب الاشربہ، صفحہ نمبر:246

[29] حکیم عبد الحنان، قدرتی دوائیں، صفحہ نمبر، دارالشعور، مزنگ روڈ، بک اسٹریٹ، لاہور، 1996

شہد اور دار چینی وبائی امراض کا علاج:

سائنسدانوں کی حالیہ تحقیقات کے مطابق شہد میں مختلف وٹامن اور آئرن کی موجودگی کی وجہ سے اسکا مسلسل استعمال خون کے سفید ذرات کو تقویت دیتا ہے جو جسمِ انسانی کو بیکٹریا اور وائرل انفیکشن کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ دار چینی اور شہد کے استعمال سے نزلہ وزکام اور ناک کی بندش اور Sinuses میں فائدہ مند ہے۔ جن لوگوں کو عام یا شدید قسم کا زکام ہو وہ نیم گرم شہد کے ایک چمچ میں ایک چوتھائی 1/4 چمچہ دار چینی پاؤڈر ڈال کر دن میں تین بار استعمال کریں کینیڈا میں چھپنے والے ایک رسالہ ہفتہ روزہ ورلڈ نیوز کے شمارہ 17 جنوری 1995 میں شہد اور دار چینی کے استعمال و فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔[30]

نزلہ وزکام میں کلونجی کا استعمال:

کلونجی جسے عربی میں حبتہ السوداء کہا جاتا ہے احادیث مبارکہ میں اسکی فضلیت وارد ہوتی ہے حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ کلونجی میں ہر مرض سے شفاء ہے سوائے موت کے۔[31]

نزلہ وزکام میں کلونجی کا سفوف ایک چوتھائی چمچہ اور اطریفل اسطوخودوس ایک چائے کا چمچہ ایک کپ گرم پانی میں صبح دوپہر اور شام استعمال کرنے سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

ا۔ قبل ازوقت سفید بالوں کو روکتا ہے۔

---

[30] علیم خاور، علاج بالغذا، صفحہ نمبر: 14-13، القریش پبلی کیشنز، سرکلر روڈ، چوک اردو بازار لاہور، 2017

[31] بخاری، صحیح البخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر: 271

۲۔ کانوں کے امراض جو نزلے کی وجہ سے ہوں اسکا استعمال مفید ہے۔ جن میں بہرہ پن،کانوں کا بجنا اور کان کے انفیکشن کی وجہ سے بہنا اور دانتوں کے درد کے علاوہ آنکھوں سے پانی بہنے میں مفید ہے[32]

☆ابتدا میں ہی اگر زکام کا احساس ہو تو اسکے لئے احتیاط کے طور پر ادرک کا ٹکڑا شہد میں بھگو کر منہ میں رکھا جائے اور آہستہ آہستہ چوسا جائے۔

☆ادرک، دار چینی اور شہد کو پانی میں پکا کر قہوہ بنا کر پینے سے زکام میں خاطر خواہ افاقہ ہوتا ہے اگر اس قہوہ میں لیموں بھی ملا لیا جائے تو اسکی افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

☆غذا کے طور پر گاجر، پالک، میتھی، ساگ گوبھی اور پھلوں میں تازہ پھل و موسمی کا استعمال قوت مدافعت کو بڑھانے میں مفید و معاون ہے۔ پھلوں میں فائبیر والے پھلوں کا استعمال اور مکس سبزیوں اور گوشت سے تیار کردہ سوپ دن میں چار مرتبہ پینا مفید ہے۔

☆ تازہ پھلوں کے ساتھ خشک میوہ جات میں بادام،منقہ اور انجیر وغیرہ قوت مدافعت میں خاطر خواہ اضافہ کرتے ہیں۔

☆نزلہ زکام کو بہنے دینا چاہیئے اسے فوری طور پر بند کرنا کئی قسم کی دوسرے بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے۔

☆اینٹی بائیوٹیک کے استعمال سے گریز کرنا چاہیئے۔

☆فائیبر والی غذا کے استعمال سے قبض کو افاقہ ہوتا ہے کیونکہ قبض سے نزلہ،زکام بگڑ جاتے ہیں۔

☆سائنیسز جس میں ناک،کان اور آنکھوں کی ہڈیوں اور شریانوں میں لیس دار مادہ جم جاتا ہے جس سے ناک،منہ دانت اور گلے میں انفیکشن شروع ہو جاتا ہے یہ بیماری عموماً زکام کی بگڑی شکل ہوتی ہے۔اس بیماری میں ناک

---

[32] چغتائی کلونجی کے کرشمات، صفحہ نمبر:31 ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور، 2017

بند،ماتھے اور منہ کی ہڈیوں میں درد ہو جاتا ہے بخار کی حدت میں اضافے کے ساتھ ناک سے سبز رنگ کی لسیدار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ اگر اسکا بروقت علاج نہ کیا جائے تو اس سے علاج میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

لیموں اور شہد کینسر کے خلاف کیمیو تھراپی کا نعم البدل:

کینسر کے آپریشن کے بعد ریڈی ایشن علاج اور کیمیو تھراپی کے ذریعے مرض کا سدِباب کیا جاتا ہے جو کہ بہت تکلیف دہ اور مریض کو کمزور دینے والا عمل ہوتا ہے۔ درج ذیل قدرتی نسخہ انشااللہ کیمیو تھراپی کا نعم البدل ہے۔ جسمیں ہر طرح کے کینسر کے لئے شفاہے۔

یہ نسخہ گلٹی ہر قسم کی، فنگیFungus اور بیکٹریا انفیکشن کے ساتھ پیٹ کے کیڑوں کو بھی ختم کرنے کے علاوہ، بلڈ پریشر، ڈپپرشن اور ذہنی

پریشانیوں کو دور کرنے میں بھی معاون و مددگار ہے۔

جدید میڈیکل سائنس کے انکشاف کے مطابق کینسر کے 12 قسم کے خراب خلیاتMalignant Cellsکو ختم کر دیتا ہے جن میں

کولونColon ، بریسٹBreast ، پراسٹیٹProstate ، پھیپھڑےLungs ، پنکریازPancreas کے کینسر بھی شامل ہیں۔

طریقہ علاج

☆لیمن جوس اور شہد کو ہم وزن لے کر پانی ملا کر شربت تیار کر لیا جائے اسکا استعمال ناشتے، دوپہر کے کھانے، اور رات کھانے سے آدھا گھنٹہ قبل گھونٹ گھونٹ پینا تجویز کیا گیا ہے۔

☆اگر میٹھا ناپسند یا شوگر کا مریض ہو تو اسے سادہ نمک اور لیمن کا شربت بنا کر پیا جا سکتا ہے۔

☆پکا ہوا لیمن چھلکے کے ساتھ یا چھلکے کے بغیر دن میں کم از کم تین مرتبہ کھانا چاہئے۔

☆سلاد میں لیموں کا رس ملا کر استعمال کرنا چاہئے۔

اس نسخہ کے استعمال سے بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت مضبوط ہو گی اور انشاء اللہ لا علاج مرض بھی ٹھیک ہونے لگیں گے، لیموں صحت کا قدرتی کیپسول ہے اور دیسی طرز علاج میں لیموں سب سے بہترین نتائج دیتا ہے۔[33] (33

آج سائنس کی ترقی اپنے اوجِ کمال کو پہنچ رہی ہے وہیں انسان روز بروز زندگی کو سہل اور پر سکون بنانے میں نت نئی ایجادات سے دنیا کو محوِ حیرت میں مبتلا کئے دیتا ہے کہ تحقیق اور جستجو ہی دراصل حضرت انسان کا وہ طرہ امتیاز ہے جو اسے مسجود ملائک بناتا ہے، ہر خاص و عام جو اس کائنات کا باسی ہے اس بے پایاں ترقی کا خراج مختلف بیماریوں اور عوارض میں مبتلا ہو کر ادا کر رہا ہے۔

اس پر فتن دور میں ذیل میں کچھ سفارشات پیش کی جاتی ہیں جو ادنیٰ سی کوشش اور کاوش ہے ہر وہ شخص جو حق کا متلاشی ہو اور زندگی کو سہل اور آرام دے بنانے میں کوشاں ہو، لہذا خالقِ کائنات کے نظام سے انحراف کے بجائے اس کے نازل کردہ مکمل ضابطہ حیات کی ہدایات پر عمل درآمد کیا جائے۔

سادی اور متوازن غذا کا استعمال تندرستی و صحت کے حصولکو ممکن بناتا ہے۔ موسمی پھل، سبزیاں اناج اور ہر حلال جانور کے گوشت کو فاسٹ فوڈز و مرغن غذاوں سے تبدیل کرنے سے نئی نسل میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کو بڑھانے میں ایک اہم حکمتِ عملی ہے۔

اسلام کے احکامات میں طہارت و نظافت کا بڑا عمل دخل ہے اس ضمن میں حفظان صحت کے اصول و قوانین پر عمل درآمد اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہیں، ان پر عمل کرنے سے بہت سے وبائی و متعدی امراض سے بچاو ممکن ہے۔

---

[33] سلطان بشیر محمود، اسلام کا ہمہ گیر نظامِ صحت اور فطری طریقہ علاج، صفحہ نمبر:247 مکتبہ دانیال، 2014

مختلف اقسام کی ضرر رساں خوردنی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کیا جائے جس کے بغیر ہر خاص و عام تقریب ادھوری سمجھی جاتی ہے مثلاً کولڈ ڈرنکس، سگریٹ نوشی اور مرغن غذائیں انسانی قوتِ مدافعت کو کمزور کرتی ہیں۔

خالقِ کائنات نے انسانیت کے لئے جو ہدایت نامہ جاری فرمایا ہے اس پر عمل ہی ہماری نجات کا واحد زریعہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ جو انسانیت کے لئے ہادی و معلم بنا کر بھیجے گئے ان تعلیمات کو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگیوں میں جاری و ساری کرنے کی ضرورت ہے کہ معاشرے میں بسنے والے نفوس صحت مند و تندرست ہوں تب ہی وہ خالقِ کائنات کی بندگی کا کماحقہٗ فرض ادا کرسکتے ہیں۔ آج انسانیت کو جن متعدی بیماریوں و عوارض کا سامنا ہے اس میں حرام جانوروں کے گوشت کا استعمال اولین وجوہات میں سے ایک سمجھی جاتی ہیں۔ اسلام فطرت سے ہم آہنگی کا داعی و علمبردار ہے، اور اسی فطرت پر اسے پیدا کیا گیا ہے۔

دور جدید میں دنیا کو جس نسخہ کیمیا کی اشد ضرورت ہے وہ صرف اور صرف دین فطرت کے ظاہری، باطنی و روحانی نسخے کو اپنانے میں ہے جسکا اعتراف مغرب کے پروفیسر و دانشوار برملا کر رہے ہیں کہ دیگر اقوامِ عالم کے مقابلے میں کرونا وبا نے مسلمانوں کو بہت کم متاثر کیا ہے۔ اور ان میں سے کرونا سے صحت یاب ہونے والوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زائد ہے۔۔ درحقیقت اسلامی طرز معاشرت جسمیں طہارت و نظافت نیز حلال کا اختیار و ترجیح اور حرام سے اجتناب و کراہت کا بڑا دخل ہے۔

بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے کہ وبائی امراض درحقیقت قدرت خداوندی کی طرف سے ناراضگی کی علامت ہے جسے مغرور و سرکش انسانوں کی اصلاح و تنبیہ کے لئے بھیجا جاتا رہا ہے۔

احادیث میں وبائی امراض کو مسلمانوں کے لئے باعثِ رحمت اور کفار و مشرکین کے لئے تازیانہ عبرت قرار دیا گیا ہے۔

آج ان نبوی ﷺ تعلیمات اور اسلامی طرزِ معاشرت کو اپنانے میں ہماری نجات و فلاح پوشیدہ ہے اسلئے اسلام تمام انسانوں کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ آیئے دین فطرت کے احکامات کو اپنا شعار بنائیں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ دین فطرت کو اپنانا ہی در حقیقت امن، سلامتی و صحت کے حصول کو ممکن بناتا ہے۔